ولقد یسرنا القرآن للذکر

قرآنِ حکیم

اردو ترجمہ

مرتبہ **سید شبیر احمد**

قرآن آسان تحریک لاہور - پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، کا کتاب الٰہی ہونا ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے: "ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ"

پھراسی نے اسے نازل فرمایا اور اسی نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○

کلام الٰہی ہونے کی بنا پر اس میں ان صفات کمال کی جھلک کا پایا جانا لازم ہے، جو خود صاحب کلام کا خاصہ ہیں، چنانچہ جس طرح ذات باری تعالیٰ قدیم، ازلی اور ابدی ہے۔ اس کا کلام بھی قدیم، ازلی اور ابدی ہے جس طرح ذات باری تعالیٰ بے مثال ہے "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ" اس کا کلام بھی بے مثال ہے۔ بنابریں اس کے اعجاز وکمال کا احاطہ بھی اسی قدر مشکل ہے جس قدر خود ذات باری تعالیٰ کے حسن وکمال کا۔ یہی وجہ ہے کہ نزول قرآن کے بعد سے آج تک پوری دنیا میں علماء امت قرآن مجید کی تفسیر وتعبیر کے انتہائی مشکل کام میں اپنی زندگیوں کو لگا کر اس کے اعجاز وکمال کو خراج تحسین پیش کرتے رہے ہیں اور ایک تسلسل کے ساتھ کلام الٰہی کے فہم وتفہیم کے لیے قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر پر کام ہوتا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح انسان اللہ تعالیٰ کے حضور خود کو عاجز ودرماندہ پاتا ہے، اسی طرح اسے کلام الٰہی کے سامنے اپنی بے بسی کا شدید احساس ہوتا ہے۔ قرآن کے الفاظ وآیات اتنے جامع، وسیع المعنی اور زور بیان سے اس قدر بھرپور ہیں کہ کسی بھی زبان میں ان کے ترجمہ یا ترجمانی کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔ الفاظ وآیات کی مفصل تفسیر تو کی جاسکتی ہے لیکن ان کے معانی کے ہمہ جہت پہلوؤں کا احاطہ انتہائی مشکل ہے یہی وجہ ہے کہ مختصر الفاظ میں قرآنی آیات کا جامع، تمام پہلوؤں پر حاوی اور قرآن ہی کے انداز میں ایسا موثر اور مکمل ترجمہ کرنا کہ اس میں قرآن کا زور بیان بھی منتقل ہو، ناممکن نہیں تو اس کے لگ بھگ ضرور ہے۔ اس کے باوجود صاحبان عزم وہمت اور وارثان علم نبوت نے یہ مشکل گھاٹی سر کرنے کی کوشش کی ہے۔

دنیا کی مختلف زبانوں بالخصوص اردو میں قرآن مجید کے اچھے تراجم کی کمی نہیں ہے اور گزشتہ دوسو سال میں متعدد علماء نے اپنے اپنے انداز میں بہترین تراجم کیے ہیں جن میں اکثر انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان تراجم کی موجودگی میں محض حصول برکت وسعادت کی خاطر ایک نیا ترجمہ شائع کرنا وقت اور محنت کا کوئی صحیح مصرف نہیں ہے۔ اس راہ میں مزید کوشش اگر معقول ہوسکتی ہے تو صرف اس صورت میں جبکہ ترجمہ کرنے والا طالبین قرآن کی کسی ایسی ضرورت کو پورا کرے جو موجودہ تراجم سے پوری نہ ہوتی ہو۔ چنانچہ اس ترجمہ کو جو اس وقت آپ کے سامنے ہے مرتب کرنے کا محرک دراصل یہ احساس ہے کہ اب تک جتنے تراجم اردو زبان میں ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن میں محض عربی کے لفظ کا اردو متبادل مہیا کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے اور مفہوم اخذ کرنے اور معنی کی گہرائی تک پہنچنے کی ذمہ داری پڑھنے والے پر چھوڑ دی گئی ہے۔ ظاہر ہے ایسے تراجم سے قرآن کا معنی مراد سمجھنا اور حقیقی مفہوم سے پوری طرح

مستفید ہونا ہر شخص کا کام نہیں۔ لہذا پڑھنے والے کو فہم مطالب کے لیے دوسرے تراجم سے رجوع کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ان کے علاوہ بعض تراجم وہ ہیں جن میں لفظی ترجمہ کا طریقہ چھوڑ کر آزاد ترجمانی کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ اور الفاظ کے لغوی اور بنیادی معنی کو واضح کرنیکی طرف چنداں توجہ نہیں دی گئی۔ ان تراجم میں یہ خوبی تو ضرور ہے کہ قرآن کے مفہوم کا سمجھنا آسان ہے لیکن پڑھتے وقت قاری یہ متعین کرنے سے قاصر رہتا ہے کہ ترجمہ میں عربی کے کس لفظ کے معنی کیا ہیں اور جو مفہوم ادا کیا گیا ہے وہ کن الفاظ کا ہے نیز یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ لفظ کے اصلی اور لغوی معنی کیا ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تراجم کو مسلسل پڑھتے رہنے کے باوجود قرآن کا طالب کبھی اس قابل نہیں ہو پاتا کہ براہ راست قرآن کے الفاظ سے مفہوم و معنی سمجھ سکے اور مدت العمر اس کے اور قرآن کے درمیان ترجمہ کا پردہ حائل رہتا ہے اور وہ ایمان و یقین، خوف و خشیت اور فرحت و سرور کی اس کیفیت سے محروم رہتا ہے جو کلام الٰہی ہونے کے ناطے قرآن کے الفاظ کا خاصہ ہے جس کے بارے میں خود قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا
مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ
يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○

اللہ نے نازل فرمایا ہے بہترین کلام، ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزا ہم رنگ ہیں
اور مضامین دہرائے گئے ہیں۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اسے سن کر ان لوگوں کے جسم پر جو
ڈرتے ہیں اپنے رب سے پھر نرم ہو کر ان کے جسم اور ان کے دل
راغب ہو جاتے ہیں اللہ کے ذکر کی طرف۔ یہ ہے ہدایت اللہ کی
راہ دکھاتا ہے وہ اس کے ذریعہ سے جسے چاہتا ہے
اور جسے گمراہ کر دے اللہ تو نہیں ہے اسے کوئی ہدایت دینے والا ○ سورۃ الزمر (۲۳)

بعض حضرات نے اس مقصد کے حصول کے لیے کہ ہر لفظ کے معنی کا تعین بھی ہو جائے اور ترجمہ سلیس اور عام فہم بھی ہو یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ پہلے قرآنی آیات کے مفرد الفاظ لکھ کر ان کے معانی درج کر دیے ہیں، اس کے بعد آیت کا لفظی ترجمہ اور پھر سلیس ترجمہ درج کیا ہے۔ یہ طریقہ اپنی افادیت کے اعتبار سے بہت مناسب ہے اور اگر اس طرح پڑھنے کی مشق کی جائے تو قرآن فہمی کے سلسلے میں کافی پیش رفت ہو سکتی ہے لیکن اس میں ایک عام قاری کو جو مشکل پیش آتی ہے وہ یہ ہے کہ الفاظ کے معنی لکھ دینے کے باوجود جب تک الفاظ و معانی کی نشاندہی استاد نہ کرے، پورا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ دوسرے اس طرح پڑھنے کے لیے وقت بہت زیادہ درکار ہوتا ہے جس کا متحمل ہر شخص نہیں ہو سکتا۔

اس صورت حال کے پیش نظر ایک مدت سے کچھ احباب کا تقاضا تھا کہ طالبین قرآن مجید کے لیے کوئی ایسا ترجمہ مرتب ہو جائے جس سے وہ قرآن کے مطالب و مفاہیم کو تفہیم اور ترجمانی کے انداز میں پوری طرح سمجھ بھی سکیں، یہ بھی معلوم ہوتا جائے کہ عربی کے کس لفظ کے کیا معنی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی اندازہ ہوتا جائے کہ عربی الفاظ کی ترتیب و ترکیب کے اس انداز سے یہ معنی و مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی آسان کام نہ تھا تاہم ہم نے اللہ کا نام لے کر اس مقصد کی تکمیل کے لیے قرآن مجید کا ترجمہ مرتب کرنا شروع کر دیا۔

اس ترجمہ میں جو اسلوب اپنایا گیا ہے اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ عربی کے ایسے الفاظ جو اردو میں مروج و مستعمل ہیں اور ان کے معنی میں کوئی تغیر یا تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ان الفاظ کو ترجمہ میں بعینہ رہنے دیا گیا ہے۔ مثلاً، **مالک، رحمن، رحیم، دین، جنّت، جہنّم** وغیرہ۔

2۔ قرآن مجید کے جن الفاظ کا مفہوم اردو الفاظ سے پوری طرح ادا نہیں ہو سکتا، ان کے لیے بھی عربی الفاظ کو ہی ترجمہ میں اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً عظیم رب، عذاب وغیرہ کہ اگر عظیم کا معنی، بڑا کیا جائے تو مفہوم پوری طرح ادا نہیں ہوتا، لہذا **''عذاب عظیم''** کا ترجمہ ''عذاب عظیم'' ہی کیا گیا ہے اور **''رب العالمین''** کا ترجمہ ''رب ہے سب جہانوں کا'' کیا ہے و علیٰ ہذا القیاس۔

3۔ البتہ وہ جملے جن میں اردو اور عربی زبانوں کے نحوی اور ترکیبی اختلاف کی بنا پر لفظ کے بالمقابل اس کے معنی کا درج کیا جانا ممکن نہ تھا وہاں عربی الفاظ کے بالمقابل اردو کا لفظ نہیں آ سکا بلکہ ترجمہ میں الفاظ کی ترتیب الٹی ہو گئی ہے یعنی عربی ترکیب میں جو لفظ پہلے واقع ہوا ہے ترجمہ میں وہ بعد میں آیا ہے اور بعد والا پہلے۔ وہ تراکیب درج ذیل ہیں۔

مضاف، مضاف الیہ۔ مثلاً **عَالِمُ الْغَیْبِ** ۔ غیب کا جاننے والا۔

صفت، موصوف۔ مثلاً **اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ** ۔ سیدھا راستہ

جار، مجرور۔ مثلاً **اِلَی الجنّۃ** ۔ جنت تک **مِنَ النَّاسِ** لوگوں میں سے وغیرہ۔

یہ وہ فقرے ہیں جن میں عربی ترکیب اردو ترکیب کلام کے برعکس ہے، لہذا لفظ کا ترجمہ لفظ کے بالمقابل دیا جانا ممکن نہیں۔

4۔ اس کے علاوہ ایسے فقرے جن میں محاورے کے اعتبار سے تو اردو میں ترجمہ کرتے وقت لفظوں کی ترتیب کو الٹ جانا چاہیے لیکن اگر عربی لفظ کے بالمقابل اردو ترجمہ درج کر دیا جائے تو معنی اور مفہوم کی ادائیگی میں چنداں حرج واقع نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ فقرہ زبان کے مروجہ اسلوب سے ہٹا ہوا ہونے کی وجہ سے کچھ نامانوس سا معلوم ہوتا ہے مثلاً فعل اور فاعل کی تقدیم و تاخیر کا اختلاف کہ عربی ترکیب میں فعل، فاعل سے پہلے آتا ہے اور اردو میں فاعل فعل سے پہلے آتا ہے جیسے ضرب اللّٰہ ۔ اللہ نے مارا۔ ضرب اور مارا فعل ہیں اور اللہ فاعل ہے۔ اللہ اردو میں مقدم ہے اور عربی میں مؤخر لیکن اگر اسے اس طرح لکھا جائے کہ مارا اللہ نے تو مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا، لہذا ایسے مواقع پر یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ عربی لفظ کے بالمقابل اردو ترجمہ درج کیا گیا ہے اور اس طرح فقرے کی سلاست میں اگر کوئی جھول پڑ رہا ہے تو اسے گوارا کر لیا گیا ہے۔

مختصراً یہ چند امور ہیں جو بطور مثال پیش کیے گئے ہیں ورنہ یہ ایک طویل اور تفصیل طلب موضوع ہے۔ نیز معانی کی تعیین اور آیات کے معنی مراد بیان کرنے کے لیے اپنی طرف سے کوئی نئی کوشش نہیں کی گئی ہے بلکہ اردو زبان میں پہلے سے موجود مندرجہ ذیل چھ علما کے ترجموں کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے۔

○ شاہ عبدالقادر رحمۃ اللّٰہ علیہ ○شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللّٰہ علیہ ○شاہ رفیع الدین رحمۃ اللّٰہ علیہ ○مولانا فتح محمد جالندھری رحمۃ اللّٰہ علیہ ○ مولانا سید ابو لاعلی مودودی رحمۃ

اللہ علیہ ○ مولانا امین احسن اصلاحی رحمۃ اللہ علیہ ○ علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

○ اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجموں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

انہی آٹھ ترجموں میں سے سادہ آسان اور عام فہم الفاظ پر مشتمل عبارات کا انتخاب کر کے یہ ترجمہ مرتب کیا گیا ہے جس میں اردو الفاظ کی ترتیب وہی رکھی گئی ہے جو قرآن مجید میں عربی الفاظ کی ہے تا کہ پڑھتے وقت قاری کو بغیر کسی دقت کے معلوم ہوتا جائے کہ عربی کے کس لفظ کے معنی اردو میں کیا ہیں؟ اس میں زیادہ سے زیادہ جو تصرف کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ بعض مقامات پر ان تراجم کی عبارات میں الفاظ کی ترتیب کو حسب ضرورت آگے پیچھے کیا گیا ہے تا کہ حتی الامکان عربی لفظ کے مقابلے میں اردو لفظ آ جائے۔

علاوہ ازیں متن اور ترجمہ میں الفاظ اور ان کے بالمقابل ان کے معانی کی حتمی تعیین کی غرض سے یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ عربی متن اور اردو ترجمہ دونوں کو دو مختلف رنگوں یعنی نیلے/سبز اور سرخ رنگ میں اس طرح چھاپا گیا ہے کہ عربی متن میں جو لفظ نیلے/سبز رنگ میں ہے اس کا ترجمہ بھی نیلے/سبز رنگ میں ہے اور جو لفظ سرخ رنگ میں ہے اس کا ترجمہ بھی سرخ رنگ میں ہے اور اس طرح پڑھنے والے کے لیے یہ سہولت مہیا کی گئی ہے کہ وہ با آسانی معلوم کر لے کہ عربی کے کس لفظ کے معنی اردو ترجمہ میں کیا ہیں۔ مزید برآں ترجمہ میں جو حصہ ایسا ہے کہ جس کے بالمقابل عربی متن میں لفظ موجود نہیں یعنی اس جگہ کوئی لفظ محذوف ہے یا قرینے سے وہ معنی پیدا ہوتا ہے تو اس حصے کو قوسین یعنی بریکٹ میں لکھا گیا ہے۔

اس ترجمہ سے پورا فائدہ اٹھانے کا طریقہ

مناسب یہ ہے کہ جو سورتیں زبانی یاد ہوں پہلے ان کی ایک ایک آیت کا ترجمہ لفظ اور اس کے معنی ذہن میں محفوظ رکھتے ہوئے اس طرح پڑھا جائے کہ لفظوں کے ساتھ ان کے معانی کا رنگ ذہن میں اچھی طرح نقش ہوتا چلا جائے اور یہ عمل کم از کم پانچ مرتبہ دہرایا جائے اس کے بعد حافظہ کا امتحان لیا جائے اور دیکھا جائے کہ الفاظ و معانی کے رنگ کو یاد رکھنے میں حافظہ کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔ اگر پانچ مرتبہ کے عمل سے پوری کامیابی نہ ہو تو مزید مشق کی جائے۔

ابتدا میں یہ کام قدرے مشکل معلوم ہوگا، لیکن چند بار کی مشق سے انشاء اللہ ایک ملکہ پیدا ہو جائے گا اور ذہن آسانی سے الفاظ اور ان کے بالمقابل ان کے معانی کا رنگ یاد رکھنے کا عادی ہو جائے گا۔ جب ان سورتوں کو جو زبانی یاد ہوں ترجمہ کے ساتھ ملا کر پڑھنے اور ذہن نشین کرنے کا عمل مکمل ہو جائے تو بتدریج باقی ماندہ سورتیں بھی زبانی یاد کرنے کی کوشش کی جائے اور لفظوں کے ساتھ ساتھ معانی کے رنگ کو یاد کرنے کی مشق بہم پہنچائی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پورے کلام الٰہی کو اپنے سینے میں محفوظ کر لیا جائے اور اس کی برکت سے دنیا اور آخرت کی صلاح و فلاح حاصل کی جائے۔